Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۱
ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ ۱۲ ماہ فتح ۱۳۵۲ ہش ۱۲ دسمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۱ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ"

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۱ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

"کل کی نسبت طبیعت بہتر ہے"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآنِ کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی رسول نہیں ہے

قرآن ہر طرح کی تحریف سے پاک ہے، نہ یہ منسوخ ہو سکتا ہے اور نہ اسمیں کوئی چیز کم یا زیادہ ہو سکتی ہے

(ترجمہ از عربی) "ہماری کتاب قرآن کریم ہے۔ جو ہدایت کا ذریعہ ہے۔ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی رسول نہیں جس کی ہم اقتداء کریں۔ اور نہ ہمارے لئے کوئی کتاب ہے جس کی ہم پیروی کریں مگر فرقان مجید جو تمام صحفِ سابقہ پہ نگران ہے۔ میں اس بات پر ایمان لایا ہوں کہ ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سید المرسلین اور سیدِ وُلدِ آدم ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نبیوں پر مہر لگائی ہے۔ اور یہ کہ قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تحریف کرنے والوں کی تحریف اور خطا کرنے والوں کی خطا سے پاک ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ وہ منسوخ ہوگا۔ نہ اس میں کوئی چیز زیادہ ہوگی۔ اور نہ اس سے کوئی چیز کم ہوگی۔ اور نہ ہی سچے ملہمین کے الہامات اس کے خلاف ہوں گے۔ جو کچھ میں نے قرآن کریم کے مشکل مقامات سے سمجھا اور جو کچھ خدائے رحمان کی طرف سے مجھ پر الہام کیا گیا۔ میں نے اسے بشرطِ صحت و صواب و درستگی قبول کیا ہے۔ اور مجھ پر یہ بات منکشف ہوئی ہے کہ وہ صحیح، خالص اور شریعت کے موافق ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ اور ملونی نہیں۔ اور اگر بفرضِ محال معاملہ اس کے خلاف ہوتا تو ہم اسے ردّی سامان اور کھانسی پیدا کرنے والی اشیاء کی طرح پھینک دیتے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

(ترجمہ از عربی) "ہم ایسے اجماع کو قبول نہیں کرتے جو قرآن کریم کے خلاف ہو۔" (انجام آتھم)

(ترجمہ از عربی) ہمارے لئے کوئی کتاب نہیں سوائے قرآن کریم کے جو خدائے علّام کی کتاب ہے۔" (انجام آتھم)

وقفِ جدید کا سال ختم ہوتے ہیں

۲۰ دِن باقی رہ گئے ہیں!

(۱) کیا آپ اپنا چندہ وقف جدید ادا فرما چکے ہیں؟

(۲) کیا آپ کی جماعت اپنا وعدہ پورا کر چکی ہے؟

(ناظم مال وقف جدید)

سالِ نو کے وعدہ جات جلد بھجوائیے!

احباب کرام کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء (مطابق ۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش) مقرر فرما دی ہے۔ اب جماعتوں کو چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدے جلد از جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ آخری تاریخ کے انتظار میں رہنا بسا اوقات ناکامی کا باعث ہوتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) بروز بدھ، جمعرات، جمعہ مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

احباب جماعت اس مبارک جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احباب ربوہ اپنے مکانوں کے کچھ حصے نظامِ جلسہ کے تحت ٹھہرنے والے مہمانوں کیلئے پیش کریں

آنے والے مہمانوں کا نہایت خوشی اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ استقبال کرو

اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے کی قوت ایک بنیادی روحانی قوت ہے اس کی نشوونما کو کمال تک پہنچانا ہر احمدی کا فرض ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۷۳ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ جلسہ پر آنے والے سب دوست یہاں اپنے مرکز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان کی حیثیت سے آتے ہیں۔ ان کی

رہائش کا انتظام

تین طور پر کیا جاتا ہے۔ ایک تو جماعتوں کو اکٹھا ٹھہرانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مردوں کے لئے قیام گاہوں کا علیحدہ انتظام ہوتا ہے اور عورتوں کے لئے علیحدہ۔ جہاں تک مردانہ انتظام کا تعلق ہے۔ ہائی سکول، جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے کمروں میں جماعتیں ٹھہرتی ہیں۔ اسی طرح جو نیا کالج بنا ہے اس کے ایک حصہ میں جہاں لیبارٹری نہیں ہے۔ اور پھر خدام الاحمدیہ کے ہال اور دفاتر انصار اللہ کے ہال میں بھی جماعتوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہوتا ہے۔ زنانہ انتظام، زنانہ کالج، زنانہ سکول اور لجنہ اماء اللہ کے دفاتر اور ہال میں ہوتا ہے۔ غرض ایک تو یہ انتظام ہے جو عام طور پر نظام جلسہ کی طرف سے مہمانوں کی رہائش کے لئے کیا جاتا ہے۔ دوسرے وہ انتظام ہے جو اہل ربوہ انتہائی خلوص اور محبت کے ساتھ انفرادی طور پر کرتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے گھروں میں اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو ٹھہراتے ہیں اور یہ بھی ایک تمثیلی نظام کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ دوست اس کثرت کے ساتھ مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہراتے ہیں کہ اس کی مثال دنیا میں شاید ہی کہیں ملے۔ مجھے

بچپن کا نظارہ

یاد ہے کہ کس طرح دار المسیح کا وہ حصہ جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ نیچے بھی اور اوپر بھی مہمانوں سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی جماعتی رہائش گاہ ہے۔ ایک وقت تک تو عورتوں کا سارا انتظام نچلے حصہ میں ہوتا تھا۔ بہت بڑے بڑے کمرے تھے جن میں شروع شروع میں تو اندھیرا ہوتا تھا لیکن بعد میں بجلی کی وجہ سے اندھیرا دور ہو گیا تھا۔ تاہم وہ کمرے گرمیوں میں گرم نہیں ہوتے تھے اور سردیوں میں جلسہ کے مہمانوں کی وجہ سے ٹھنڈے نہیں رہتے تھے۔

غرض جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے ٹھہرانے کی دوسری صورت یہ ہے کہ ربوہ کے دوست اپنے سارے خاندان کو ایک کمرے میں سمیٹ لیتے ہیں اور مکان کا باقی حصہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے مہمانوں کو دے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل ربوہ کو اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا ایک تیسرا گروہ ہے اور اس گروہ سے مراد وہ دوست ہیں جو اپنی بعض مجبوریوں مثلاً چھوٹے چھوٹے بچوں کی وجہ سے جماعتی رہائش گاہوں میں نہیں ٹھہر سکتے۔ ایسے دوستوں کو خواہ کوئی غسلخانہ ہی کیوں نہ علیحدہ مل جائے۔ تب بھی وہ بڑے ممنون ہوتے ہیں کیونکہ ان کے حالات انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اکٹھے ٹھہریں۔ میرے خیال میں ایسے خاندانوں کی تعداد سینکڑوں تک جا پہنچتی ہے۔ چنانچہ ایسے خاندانوں کے لئے جلسہ کے نظام نے آگے دو شکلیں اختیار کی ہیں۔ ایک تو نظام جلسہ کی طرف سے دوستوں کو خیمے لگا دیئے جاتے ہیں۔ اس سردی میں چھوٹے چھوٹے بچوں والے خاندانوں کیلئے

خیموں میں ٹھہرنا

بڑی ہمت کا کام ہے اور اس پیار کی دلیل ہے جو انہیں غلبہ اسلام کی اس عظیم مہم کے ساتھ ہے جو حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جاری کی گئی ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ نظام جلسہ اور خلیفہ وقت دوستوں سے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے گھروں کا جہاں تک ممکن ہو کوئی حصہ خواہ وہ چھوٹا سا کمرہ ہی کیوں نہ ہو اپنی ضرورت سے بچا کر یا اپنے عزیزوں اور دوستوں کی ضرورت سے بچا کر نظام جلسہ کو دے دیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے امیر لوگ بھی جن کے ساتھ بچے ہوتے ہیں اس قسم کی رہائش گاہوں کو بڑی خوشی سے قبول کرتے اور ان میں پرالی بچھا کر آرام سے رہ لیتے ہیں اور مرکزی نظام اور اہل ربوہ کے ممنون ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے دوستوں کے لئے ہم یہ انتظام نہ کر سکیں تو مجھے اندیشہ ہے کہ ان میں سے بعض دوست جن کی مجبوریاں واقعی اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اگر یہاں ان کے لئے ہم علیحدہ انتظام نہ کر سکیں تو شاید انہیں مجبوراً اور دکھی دل کے ساتھ جلسہ کو چھوڑنا پڑے۔

چند دن ہوئے افسر صاحب جلسہ سالانہ نے جب مجھ سے یہ کہا کہ میں اہل ربوہ سے اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیں کہ وہ اپنے اپنے مکانوں کا کوئی نہ کوئی کمرہ نظام جلسہ کو دیں تو ایک خیال میرے دل میں یہ پیدا ہوا اور جس سے مجھے گھبراہٹ بھی ہوئی اور پریشانی بھی اٹھانی پڑی اور کچھ دکھ بھی اٹھانا پڑا کہ جماعت احمدیہ کے کچھ خاندان ایسے ہیں جن کی اہل ربوہ سے عزیزداری نہیں یا جن کی ربوہ کے مکینوں سے دوستی نہیں، ایسا نہ ہو کہ اُن کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ربوہ کے مکین اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو ان پر ترجیح دیتے ہیں اور ان کے لئے کمرے خالی نہیں کرتے حالانکہ وہ بھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان

بن کر جاتے ہیں۔ پس اس قسم کی کیفیت کا پیدا ہونا اور اس قسم کے حالات کا سامنے آنا ہمارے لئے پریشانی کا باعث بھی ہے اور دکھ کا باعث بھی ہے اس لئے میں دوستوں سے اپیل کروں گا اور انہیں بڑے زور سے یہ نصیحت کروں گا کہ اتنے بڑے شہر میں ایسے دوستوں کے لئے بھی رہائش کا کوئی نہ کوئی انتظام ضرور ہونا چاہیئے جن کی ربوہ میں بظاہر کسی سے رشتہ داری نہیں ویسے تو روحانی لحاظ سے ہم سب احمدیت کی رشتہ داری میں منسلک ہیں۔

جہاں تک خیموں کا تعلق ہے یہ انتظام بھی ہونا چاہیئے۔ پہلے پہل تو ہم سب یہاں خیمے لگا کر ٹھہرتے رہے ہیں۔ میں نے خود جلسہ سالانہ کے دنوں میں خیمہ میں وقت گزارا ہے کیونکہ اس وقت تک ربوہ میں ہمارے مکانوں میں کوئی جگہ ہی نہیں تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے شروع میں جو کچے مکان بنوائے تھے، وہ بھی کافی نہیں تھے۔ اپنے عزیزوں کے لئے بھی کافی نہیں تھے۔ لیکن اب تو وہ کیفیت نہیں رہی۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے ربوہ میں مکان پر مکان بنتا چلا جا رہا ہے اور یہ اس برکت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے مقدر ہے اور یہ اُن

بشارتوں کا ظہور ہے

جو ہمیں دی گئی ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے ہمارے نئے کالج (جو نئے کیمپس کہلانے لگا ہے) کے پاس ایک محلہ ہے جو دارالعلوم کہلاتا ہے وہاں اکّا دکّا مکان تھا مگر چند دن ہوئے میں ایک شادی کی تقریب پر وہاں گیا۔ تو وہ علاقہ مکانوں سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ پہچانا ہی نہیں جاتا تھا۔ غرض اس ایک نئے محلے میں کئی سو مکان بن چکے ہیں۔ اور یہی حال دوسرے محلوں کا ہے۔ اس لئے اہل ربوہ سے میں یہ کہوں گا کہ وہ چار پانچ سو کمرے (خواہ کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں) اپنے ان بھائیوں اور اپنے ان عزیزوں کے لئے فارغ نہیں کریں گے جو ان کے ساتھ روحانی رشتہ میں منسلک ہیں جن کے ساتھ ظاہری طور پر یا دنیوی لحاظ سے تو دوستی، عزیزداری یا رشتہ داری کا تعلق نہیں ہے لیکن جماعتی طور پر وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے عشق میں وہ بھی سردیوں کے دنوں میں اپنے بچوں کو اٹھائے چلے آتے ہیں۔ اہل ربوہ کو ان کا بھی اسی طرح خیال رکھنا چاہیئے جس طرح وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کا خیال رکھتے ہیں۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ ربوہ کے دوستوں کے عزیز اور رشتہ دار بھی حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔ اُن کی بھی کوئی دنیوی غرض نہیں ہوتی۔ اہل ربوہ ان کے لئے اپنے مکانوں کے جو حصے خالی کرتے ہیں۔ اسی نیت اور اخلاص سے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ثواب دے گا۔ تاہم اہل ربوہ جہاں اتنی قربانی کرتے ہیں وہاں ان کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ اس چھوٹے سے گروہ کو نظر انداز نہ کریں۔ اُن کے لئے بھی اپنے دلوں میں ایک تڑپ پیدا کریں اور ان کے ٹھہرنے کے لئے اپنے اپنے مکانوں کا کوئی نہ کوئی حصہ خالی رکھ کے نظام جلسہ کو بروقت اطلاع کر دیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں

جو دوسری بات میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ گزشتہ برس میں نے کہا تھا کہ اہل ربوہ مسکراتے چہروں کے ساتھ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے مہمانوں کا استقبال کریں۔ مجھے خوشی تھی کہ اہل ربوہ نے مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کیا۔ ہمارے دل بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور خوشی سے معمور ہوئے اور آنے والوں نے اسے خاص طور پر محسوس کیا تھا۔ اس لئے میں پھر یاد دہانی کرا دیتا ہوں۔ ہمارے چہروں پر ہر وقت مسکراہٹیں کھیلتی رہنی چاہئیں۔ میں نے کئی بار احباب کو بتایا ہے کہ ہمارے چہروں پر مسکراہٹوں کی کوئی دنیوی وجہ نہیں ہے اور نہ دنیا ہماری مسکراہٹوں کو چھین سکتی ہے کیونکہ ہماری مسکراہٹوں اور

ہماری بشاشت کا منبع

اللہ تعالیٰ کی وہ بشارتیں ہیں جو جماعت احمدیہ کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے متعلق حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو دی گئی ہیں۔ ہماری مسکراہٹوں کا سرچشمہ اللہ تعالےٰ کا وہ پیار ہے جس کا آئے دن ہم میں سے ہر شخص جو روحانیت رکھتا ہے۔ اور اخلاص رکھتا ہے وہ اسے کیا طور پر مشاہدہ کرتا ہے۔ پس جس بشاشت اور جس مسرت اور جس مسکراہٹ کا سرچشمہ خدائے واحد و یگانہ کی ذات ہو۔ دنیا کا کوئی منصوبہ یا دنیا کا کوئی حربہ یا دنیا کی کوئی دشمنی اسے چھین نہیں سکتی اس لئے ہمارے چہروں کی یہ کیفیت ان شاء اللہ قائم رہے گی۔ ہم پہلے بھی مسکراتے تھے۔ لیکن خاص موقعوں پر ہم نے زیادہ بشاشت اور زیادہ مسرت کا اظہار کیا۔ جلسہ سالانہ بھی

ہماری تاریخ کا ایک اہم موقعہ

ہوتا ہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی تعداد کا بڑھنا بتاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو غلبہ اسلام کے جس عظیم مقصد کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ وہ اس مقصد کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حاصل کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں پہلے سے زیادہ اس پر نازل ہو رہی ہیں۔

احباب جانتے ہیں اس سال میں نے یہ تحریک کی تھی کہ بیرون پاکستان کی احمدی جماعتوں کے دوست علاوہ انفرادی حیثیت کے نمائندہ حیثیت میں بھی

وفود کی شکل میں

جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔ چنانچہ بیرون پاکستان بسنے والے مخلصین احمدیت کا ردعمل بڑا اچھا ہے۔ بیرون پاکستان سے خطوط آ رہے ہیں کہ دوست تیار ہو رہے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ پر آئیں گے۔ اب ہمارے نومسلم احمدی دوست جو سوئٹزرلینڈ یا ڈنمارک کے رہنے والے ہیں یا دوسرے یورپین ممالک کے رہنے والے ہیں۔ یا افریقہ کے رہنے والے ہیں وہ جب پہلی بار یہاں آئیں گے تو وہ ان مسکراہٹوں اور بشاشتوں کو پہلی بار دیکھ رہے ہوں گے۔ اس لئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے وہ ان کی خوشیوں میں اضافہ کریں۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہے۔

علاوہ ازیں میں چوہدری بشیر احمد صاحب (کنوینر مجلس صحت) کے نظام کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ باہر سے آنے والوں کے استقبال اور اظہار مسرت کے طور پر

اھلاً و سھلاً و مرحبا

وغیرہ کے آٹھ نہایت ہی خوبصورت دروازے بنوائیں۔ آٹھ سڑکوں پر بھی جلسہ سالانہ پہ بتا دیں گا۔ اس کے علاوہ بھی اس موقعہ پر ربوہ کو صاف اور ستھرا کر کے اس میں جھنڈیاں لگا کر اسے دلہن کی طرح سجا دیں۔ کیونکہ یہ

ایک بہت بڑا نظام

ہے۔ یہ ایک بہت بڑی اور عجیب انسٹی ٹیوشن ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بڑے فضلوں کا مظہر ہے۔ یہ ایسا بابرکت جلسہ ہے جس میں دور و نزدیک سے احباب شامل ہو کر الٰہی برکتوں سے متمتع ہوتے ہیں۔ وہ والہانہ رنگ میں اور عشق الٰہی میں سرشار ہو کر اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کریں اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو

اور بھی زیادہ پائیں۔ وہ یہاں پروانہ وار اکٹھے ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تا وہ اسلام کے حق میں بپا ہونے والے انقلاب عظیم اور اس کے اثرات کا مشاہدہ کریں۔ اپنے بھائیوں سے ملیں اور باہمی طور پر محبت و پیار کو بڑھائیں۔

پس بڑی برکتوں کے ساتھ یہ جلسہ آتا ہے اور ہمارے لئے الٰہی برکتوں اور رحمتوں کا موجب بنتا ہے۔ تمام احمدی اس کی برکتوں سے متمتع ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ وہ جگہ ہے جہاں کے چپہ چپہ پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ سارا ربوہ ہی ایک لحاظ سے جلسہ سالانہ بنا ہوتا ہے کسی حصے میں مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہو رہا ہوتا ہے کہیں تقاریر اور کہیں نمازوں اور نماز تہجد کا انتظام کیا جا رہا ہوتا ہے۔ غرض عبادت الٰہی کے نقطہ نگاہ سے ربوہ کا چپہ چپہ ایسا ہے جہاں ہمارے سر خدا کے حضور جھکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

اس حدیث کی رو سے میں سمجھتا ہوں کہ ربوہ کی ساری زمین جلسہ کے دنوں میں عملاً مسجد بن جاتی ہے۔ پس میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اہل ربوہ کو جلسہ سالانہ کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے انصار اللہ کے اجتماع میں اپنی آخری تقریر میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی خصوصیات کے متعلق کچھ کہا تھا لیکن چونکہ اس وقت میرے ذہن میں دو مضمون تھے اور یہ مضمون دوسرے نمبر پر آیا تھا اسے میں قلت وقت کی وجہ سے تفصیل سے بیان نہیں کر سکا تھا۔ میں نے ایک بات اصولاً یہ بیان کی تھی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فطری صلاحیتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے ایک کامل وجود تھے یعنی انتہائی کمال جو کسی فطری صلاحیت میں متصور ہو سکتا ہے وہ آپ کی فطرت میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا اور وہ وسعت جو فطری صلاحیتوں اور استعدادوں میں سوچی جا سکتی ہے، وہ وسعت آپ کی فطری صلاحیتوں اور استعدادوں میں بدرجہ اکمل موجود تھی اور انسان کی فطری صلاحیتوں میں جس قدر

رفعت اور بلندی اور علو شان

کا امکان ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطری صلاحیتوں میں بدرجہ اولیٰ موجود تھی۔ غرض آپ فطری صلاحیتوں کا ایک ایسا کامل اور اعلیٰ نمونہ تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کوئی انسان نہ آپ کا ہم شکل ہے اور نہ ہم صفت ہے کیونکہ آپ انسان کامل ہیں اگر انسان اس حقیقت کو سمجھ لے تو بہت سے غیر مسلموں نے بغیر سوچے سمجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جو اعتراض کئے ہیں ہمیں ان کا جواب مل جاتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ یہ اعتراض کیا جاتا رہا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ دوسروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام تک پہنچنے سے روک کر ایک ظالم ہستی تو نہیں بن جاتا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ دوسروں کو خدا تعالیٰ اُس معنی میں جس میں اعتراض کیا جاتا ہے روکتا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اگر اپنی کسی مصلحت کی بناء پر ایک وجود کو اکمل اور ارفع صلاحیتیں عطا کر دیں تو کسی دوسرے کو اعتراض کا حق اس لئے نہیں پہنچتا کہ خدا تعالیٰ پر کسی فرد بشر کا کوئی حق ہی نہیں ہے وہ تو خالق اور مالک ہے اور خالق اور مالک پر کسی مخلوق کا حق واجب ہی نہیں ہوتا۔

پس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک پہلو

یہ ہے کہ آپ کا وجود اپنی فطری صلاحیتوں اور استعدادوں میں بے نظیر تھا ایک دوسرا پہلو ہے جو انہی سے تعلق رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ حسنہ ہمیں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جتنی بھی اور جس قدر بلند شان اور عظمت والی استعدادیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں، آپ نے ساری عمر انتہائی کوشش اور عظیم مجاہدہ سے اُن صلاحیتوں کی کامل نشوونما بھی کی اور پھر انسانی فطرت میں چونکہ یہ بات بھی ودیعت کی گئی ہے کہ اس کا قدم آگے سے آگے بڑھتا ہے اس لئے آپ اپنی صلاحیتوں کو اُس کمال تک لے گئے جہاں تک کسی دوسرے انسان کی پہنچ ہی نہیں ہے اس لئے اس نقطۂ نگاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہمارے لئے اُسوہ نہیں بنایا گیا مثلاً ہمدردی خلق ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کمال حاصل تھا اور آپ کی فطرت میں جس قدر ہمدردی خلق ہمیں نظر آتی ہے اسی قدر اور اسی وسعت کے ساتھ اور اسی عظمت کے ساتھ

ہمدردی خلق کا جذبہ

کسی دوسرے انسان میں نہیں پایا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص کوشش بھی کرے تب بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ گو ہمت اور استعداد اور صلاحیت کا دینا اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ جتنا لینا چاہے لے لے لیکن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ہمارے لئے بنیادی طور پر اُسوۂ حسنہ ہیں۔ اسلئے آپ نے جس طرح اپنی فطری صلاحیتوں اور استعدادوں کو کمال تک پہنچا دیا (اور اس بات میں آپ ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں) اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس اُسوہ کو دیکھ کر اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچائیں۔

جیسا کہ میں پہلے کئی بار بتا چکا ہوں اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی قوتیں عطا فرمائی ہیں یعنی انسانی فطرت میں یہ چار قسم کی بنیادی صلاحیتیں اور استعدادیں ودیعت کی گئی ہیں۔ میرے اس مضمون کا جو حصہ رہ گیا تھا وہ اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ بنیادی طور پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اُسوہ بن گئے مگر جہاں تک صلاحیتوں اور استعدادوں کا تعلق ہے اس معنی میں کہ جس طرح آپ نے اپنی فطری صلاحیتوں اور

استعدادوں کی نشوونما

کو کمال تک پہنچایا تھا اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ آپ کے نمونہ کے مطابق اور آپ کی زندگی اور عمل کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچا دیں۔

علاوہ ازیں میرے ذہن میں اس وقت جو مضمون تھا اُس میں آگے چل کر یعنی روحانی صلاحیتوں کے بارہ میں کچھ کہنا تھا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جسمانی طاقت کی نشوونما ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کی طاقت مراد ہے اور اس کا ذکر اکثر کرتے ہیں اور ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کی طاقت مراد ہے جس قسم کی طاقت ایک پہلوان کی ہوتی ہے یا ایک باڈی گارڈ کی طاقت ہوتی ہے جسے دیکھ کر راستے میں چلتے ہوئے لوگ ڈرتے ہیں یا ذہنی طور پر اس شخص کے متعلق کہہ سکتے ہیں جو بچوں کو بندر کا تماشا دکھا رہا ہوتا ہے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بندہ کو سدھانے کی طاقت ہوتی ہے۔ ہم اس قسم کی بے شمار چیزوں کا ذکر کرتے ہیں لیکن روحانی صلاحیتوں کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن ان کی تفصیل عام طور پر نہیں بتاتے اس لئے عام ذہن اس کا تصور نہیں کر سکتا کہ آخر کونسی بنیادی روحانی صلاحیتیں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہیں۔ یوں تو بہت سی ہیں لیکن میں نے ان میں سے آٹھ کا انتخاب کیا تھا چنانچہ میرے نزدیک

پہلی روحانی قوت

جو انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے وہ اپنے اپنے دائرہ استعداد میں اپنے پیدا کرنے والے رب سے انتہائی پیار کرنے کی طاقت ہے یہ گویا ایک روحانی قوت ہے اور انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب سے پیار کرے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے یہ کوشش کرے کہ اپنے دائرہ استعداد میں اس روحانی صلاحیت کی نشوونما کو کمال تک پہنچائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشعار میں ایک جگہ فرمایا ہے ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

پس اللہ تعالیٰ کے لئے انسانی فطرت میں اور اس کی روحانی صلاحیت میں محبت کرنے کی جو قوت ہے وہ

ایک زبردست بنیادی روحانی طاقت

ہے۔ اس لئے انسانی فطرت سے جہاں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کرے وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ چونکہ اُس نے انسان کو اپنے ساتھ محبت اور پیار کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور اُسے ایسی قوت اور طاقت دی ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ اس قوت کی نشوونما کو کمال تک پہنچائے اور جس حد تک ہو سکے اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ (جس حد تک سے میری مراد اپنے اپنے دائرہ استعداد کے مطابق انتہائی محبت کرنا ہے) چنانچہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان کے دل میں اس محبت کا پیدا ہونا اور انسان کا اس قوت اور استعداد کا حامل ہونا بتاتا ہے کہ انسان کے دل میں اصل محبت وہی ہے جو اُسے اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک اور معنی میں ایک دوسرے سے محبت کرنے کی بھی اجازت دی فرمایا اپنے رشتے داروں سے پیار کرو۔ اپنے بیوی بچوں سے پیار کرو۔ بیویاں اپنے خاوندوں سے پیار کریں۔ اور یہ درحقیقت خدا تعالیٰ کی اپنی محبت کے سائے ہیں جن کے پیچھے وہ اپنی نوع انسان کو دیکھنا چاہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تیز چمکتی ہوئی روشنی نہیں۔ بلکہ ایک سایہ اور ظل ہے اس

بنیادی اور روشن ترین محبت

کا جو انسان کو اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ ہوتی ہے۔ دُنیا میں انسان ایک دوسرے سے (رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں سے) باوق اللہ جو محبت کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی اصل روشنی کی نشاندہی کے مترادف ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے مقابلہ میں کسی اور کی محبت نہیں ٹھہر سکتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی زبان سے یہ کہلوایا کہ انسان کے دل میں خدا سے محبت سے مراد یہ ہے کہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی اس قدر عظمت بیٹھ جائے کہ دنیا کی ساری عظمتیں اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں۔ اور خدا کی عظمت سے بڑھکر اور کس کی عظمت ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا پیار پیدا کرنے کے لئے گو انسانی فطرت میں قوت تو موجود ہے لیکن جس طرح آنکھ میں قوت ہے دیکھنے کی تو اس کے لئے سورج کی ضرورت ہے۔ اگر سورج کی روشنی نہ ہو تو آنکھ باوجود بصارت کے دیکھ نہیں سکتی اسی طرح انسان کے دل میں

اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے کی قوت

اور استعداد تو ہے لیکن اس کے جلوہ گر ہونے کے لئے کچھ سامان ہونے چاہئیں ...... چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اپنے حُسن و احسان کو انسان کے سامنے پیش کیا ہے اور اس طرح گویا اس کے دل میں اپنے لئے محبت اور پیار پیدا کرنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ کیونکہ حسن و احسان کی یہی دو صفات ہیں جن کے نتیجہ میں انسان کے دل میں محبت اور پیار پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حسن کے لحاظ سے بھی ہر حُسن کا سرچشمہ ہے اور احسان کے لحاظ سے بھی درحقیقت اس کا احسان ہی اس دنیا میں کارفرما ہے باقی تو سارے اس کے ظل ہیں حقیقی احسان اسی کا ہے انسان انسان نے کسی پہ کیا احسان کرنا ہے یا کسی جانور نے انسان پر کیا احسان کرنا ہے مثلاً گدھا ہے اُس نے انسان پر کیا احسان کرنا ہے وہ تو صرف انسان کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہ انسان کی خدمت کرو لے جاتا ہے۔ یہ کوئی احسان تو نہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھ پر گدھا انسان کا بڑا محسن ہے۔ جس عظیم ہستی نے گدھے کو پیدا کیا اُس نے اس کی فطرت میں یہ بات رکھدی کہ وہ انسان کی خدمت کرے

اصل احسان خدا کا ہے

جس نے کائنات کی ہر چیز کو ہماری خدمت پر لگا دیا ہے۔ یہ وہ احسان ہے جسے خدا نے قرآن کریم میں بار بار دُہرایا ہے اور وضاحت سے بیان کیا ہے تاکہ انسان کو اپنے محسن حقیقی سے محبت اور پیار پیدا ہو۔

غرض اللہ تعالیٰ نے انسان کو روحانی طور پر جو پہلی قوت عطا فرمائی ہے وہ اپنے خالق و مالک سے خالص محبت کرنے کی قوت ہے اور یہ ایک بنیادی روحانی قوت ہے جس کی نشوونما ہر احمدی کو اپنے اپنے دائرہ استعداد میں کمال تک پہنچانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ بقیہ سات بنیادی روحانی قوتوں کا انشاء اللہ آئندہ خطبوں میں ذکر کروں گا۔

وباللہ التوفیق۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھکر اپنی زندگی کا لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے

مورخہ یکم نبوت ۱۳۵۲ ہش : یکم نومبر ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

۱۔ محترمہ فرحت رشید صاحبہ بنت مکرم انور رشید صاحب کراچی کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر محترم یوسی اسماعیل صاحب ابن مکرم میجر محمد اسماعیل صاحب لاہور سے

۲۔ محترمہ شائستہ رفعت صاحبہ بنت مکرم صوبیدار میجر محمد شفیع صاحب ربوہ کا نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترم چوہدری محمد اکرم صاحب ابن مکرم چوہدری منشی خاں صاحب لائلپور سے۔

اس موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ"

میں ایک مضمون یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ کا تعلق پیدا کرو جہاں تک تقوے کا سوال ہے یہ کم بھی ہوتا اور بڑھتا بھی رہتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق قائم کرنا چاہیئے جو اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ میں بیان ہونے والے تقاضا کو پورا کرنے والا ہو۔ نیز ہم ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے کہ ہم نے آج کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے

ایک مضبوط رشتہ اور پختہ تعلق

قائم کر رکھا ہے یا نہیں۔ اگرچہ زمانہ بدلتا رہتا ہے لیکن ہر زمانہ کچھ قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ غلبہ اسلام کی مہم جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جاری فرمائی ہے۔ جس دور میں یہ مہم آج داخل ہوئی ہے وہ دور بڑا ہی اہم، بڑا ہی نازک اور انتہائی قربانیوں کا ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ اسلئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اس اہم دور میں

غلبۂ اسلام کی مہم

کے اس زمانہ میں ہر قول اور عمل کے وقت ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو اپنے سامنے رکھکر اپنی زندگی کا لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے۔ ہمارے باہمی رشتوں کا قیام بھی اس اصول سے مستثنیٰ نہیں۔ اسلئے جماعت احمدیہ میں جو نئے رشتے قائم ہوتے ہیں اُن پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کو انہیں سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے اجتماعی دعا کرائی

(یوسف سلیم)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوستوں کے لئے ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جارہے ہیں جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں وہاں بعض شرپسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے

احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کریں کہ اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے۔ اس سے بھی مستفیض ہوں۔

(۲) اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں۔ جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان، کپڑے یا زیور نہ لائیں۔

(۳) اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں۔ اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل لگوا دیں یا گوند سے چسپاں کر دیں۔

(۴) گاڑیوں میں چڑھتے اور اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ، صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

(۵) بچوں کو زیور نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں

(۶) اپنے بچوں کی ہر وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھکر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں یا بچہ کے بازو پر باندھ دیں۔

(۷) آپ جب ربوہ سٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کو حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد سٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں اور کسی قسم کی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں

(۸) جہاں آپ کا قیام ہو۔ جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں۔ نیز قیام گاہ کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔

(۹) ہجوم میں جلدبازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت۔ سٹیشن پر۔ بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو۔ پوری تسلی اطمینان اور وقار سے کام لیں ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہشیار رہیں۔

(۱۰) اپنا جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں نہ اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں۔ جہاں عام لوگ آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں

(۱۱) مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں

(۱۲) دوران قیام ربوہ بیل گاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

(۱۳) اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے اعراض کریں یا بالموعظۃ الحسنۃ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ نرمی و محبت سے اسے سمجھائیں

(۱۴) سفر کے دوران متواتر استغفار۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں جلسہ کی کامیابی۔ پاکستان کی فتح و کامرانی اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

(۱۵) جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

(۱۶) جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گذاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(۱۷) امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران بھی کھلا رہتا ہے اسلئے دوست ضرورت کے وقت دفتر تشریف لا سکتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج

جوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے

ناصر دواخانہ ربوہ ۵۳۴ فون ○ گول کچہری بازار لائلپور ○ ٹیلیفون ۲۰۵۴

حب اٹھرا مکمل کورس بتیس روپے ۳۲/-
نرینہ اولاد گولیاں پچیس روپے ۲۵/-
شہزرین ایک ماہ کیلئے دس روپے ۱۰/-
دوائی خاص ایک شیشی دس روپے ۱۰/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ • ربوہ • ٹنڈو محمد خان

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا
• پاپلین • لٹھا
• کیمرک • فلالین
• رنگدار و پرنٹ
بنانیوالے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ۔ لائلپور
فون ملز ۷۹۴۶ ★ فون آفس منڈی گلی ۲۴۸۳ ★ فون آفس گول کپڑا ۶۳۵۴
ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

دوائی فضل الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا خاص نسخہ
اولاد نرینہ کیلئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس ۹ ماہ ۲۰ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

(ہر قسم)
بواسیر
یک روزہ علاج • سہل اور مجرب
دوا کی دوا۔ غذا کی غذا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ ملیئے گھر علاج تعاجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور آپریشن سے نجات۔
قیمت ۷/۵۰ ۔ علاوہ محصول ڈاک
برانچ پائلز موک کمپنی آف کراچی
فاروقی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)

ہوا الشافی
CURE
پرانی تکلیف میں دوا کچھ دن فائدہ دے کر بے اثر ہو جاتی ہے لیکن کیور
بیماری کے خاتمے تک کام کرتی رہتی ہے۔ کیوں؟؟
رسالہ "کیور یو سسٹم" میں اس کا جواب اور مزمن امراض کی کیورز (CURES) کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر اور مریض ہر ایک کیلئے ازحد مفید ہے مفت طلب کریں
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ★ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار ربوہ: فون ۶۰۷/۶۰۶

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں "الفضل" روزانہ شائع ہو گا۔ اس لئے جملہ مشتہرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ ان دنوں اپنا اشتہار "الفضل" میں دینا چاہیں تو وہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۳ء تک اپنے لئے جگہ ریزرو کرا لیں۔ بعد میں آنے والے اشتہارات کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔

مینیجر الفضل ربوہ

جرمولین رجسٹرڈ
نئی اور پرانی خارش۔ داد۔ چنبل۔ کیل چھائیوں اور دیگر جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم ہر دوا فروش سے خرید یں۔ قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور۔ لائلپور

ہر قسم کا سامان سائنس و کیمیا تجربوں کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جدید فیشن کے سونے کے سادہ و جڑاؤ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کے لئے:۔
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی دماغی و جلدی امراض کے علاج اور مشورہ کیلئے
حکیم عبدالعزیز صاحب معالج امراض دماغی و جلدی سے رجوع کریں
منیجر دواخانہ حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ (حافظ آباد) گوجرانوالہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۰ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۱۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا مودودی صاحب اور تحریف قرآن؟ یا سہو قلم وکتابت؟

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (آل عمران رکوع ۸)

(الجہاد فی الاسلام طبع دوم ۱۹۴۸ء صفحہ ۱۹۹ شائع کردہ دفتر رسالہ ترجمان القرآن" ذیلدار پارک اچھرہ لاہور (پاکستان)

اصل آیت:- اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (آل عمران آیت ۷۸، رکوع ۸)

مندرجہ بالا آیت نقل کرتے ہوئے اس کے آخر میں مولوی مودودی صاحب نے نہ صرف عَذَابٌ اَلِیْمٌ کی بجائے عَذَابٌ عَظِیْمٌ لکھا ہے بلکہ ترجمہ بھی اس تبدیلی کے مطابق ہی درج کیا ہے یعنی "ان کے لئے دردناک عذاب ہے" کی بجائے لکھا ہے "ان کے لئے بڑا عذاب ہے"۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اسے محض کتابت کا سہو یا طباعت کی غلطی کیونکر قرار دیا جا سکے گا؟

(۲) وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل ع ۴)
(ایضاً صفحہ ۲۰)

اصل آیت:- وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝
(بنی اسرائیل رکوع ۴ آیت ۳۵)

(۳) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ... الخ (النساء رکوع ۱۲)
(ایضاً صفحہ ۲۰۳)

اصل آیت:- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ ... الخ
(النساء رکوع ۱۲، آیت ۹۰)

(۴) مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ عَرَضَ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ
(انفال ۹) (ایضاً صفحہ ۲۰۷)

اصل آیت:- مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (انفال رکوع ۹ آیت ۶۸)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء / ۱۳۵۲ھ پر
حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے احمدی جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	۱۹۷۲ء میں منظور شدہ وقت	جتنا وقت جماعت نے مانگا	مجوزہ وقت	
۲۶/۱۲/۷۳	۱۰ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۶۰	۶۰	۶۰	۱ گھنٹہ ۵ منٹ
	"	کیمبل پور شہر و ضلع	۵	۵	۵	
	۷ بجے شام	گجرات شہر و ضلع	۴۵	۳۵	۴۰	۲ گھنٹے ۱۵ منٹ
	"	میانوالی شہر و ضلع	۵	۵	۵	
	" "	پشاور، ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن	۴۵	۳۰	۳۵	
	" "	جہلم شہر و ضلع	۱۰	۱۰	۱۰	
	" "	ڈیرہ غازیخاں شہر و ضلع	۱۰	۱۵	۱۵	
	" "	ساہیوال شہر و ضلع	۲۵	۳۲	۳۰	
۲۷/۱۲/۷۳	۱۰ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۵	۴۲	۴۵	۱ گھنٹہ ۳۰ منٹ
	"	راولپنڈی شہر و ضلع	۴۵	۴۵	۴۵	
	۷-۳۰ بجے شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۸۰	۸۸	۹۰	۲ گھنٹے ۲۰ منٹ
	"	بیعت	۱۰	۱۰	۱۰	
	"	گوجرانوالہ شہر و ضلع	۵۰	۴۰	۴۰	
۲۸/۱۲/۷۳	۸ بجے صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژن	۴۵	۵۰	۵۰	۱ گھنٹہ ۴۵ منٹ
	" "	شیخوپورہ شہر و ضلع	۳۰	۴۷	۴۵	
	" "	آزاد کشمیر	۱۰	۱۰	۱۰	
	۷-۳۰ بجے شام	کوئٹہ۔ بلوچستان	۱۵	۱۲	۱۵	۲ گھنٹے ۰
	"	بہاولپور ڈویژن ہر سہ اضلاع	۳۵	۳۷	۳۵	
	" "	بیعت	۱۰	۱۵	۱۰	
	" "	جھنگ شہر و ضلع	۱۵	۲۰	۲۰	
	" "	کراچی	۳۰	۳۲	۳۰	
	" "	مظفرگڑھ شہر و ضلع	۱۰	۱۰	۱۰	
۲۹/۱۲/۷۳	۹ بجے صبح	سرگودھا شہر و ضلع	۵۰	۳۵	۴۰	۲ گھنٹے ۱۰ منٹ
	" "	بیعت	۱۰	۱۰	۱۰	
	" "	لائل پور شہر و ضلع	۶۰	۶۰	۶۰	
	" "	انگلستان	۱۰	۱۰	۱۰	
	"	بیرون ممالک دیگر	۱۰	۱۰	۱۰	

کل وقت: ۱۳ گھنٹے ۰۵ منٹ

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سرگودھا زونل فٹ بال چیمپئن شپ

امسال سرگودھا بورڈ فٹ بال چیمپئن شپ کے مقابلے ربوہ میں انعقاد پذیر ہو رہے ہیں افتتاحی میچ ۱۳ دسمبر کو صبح دس بجے نیو کیمپس میں ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر مقابلوں کو رونق بخشیں یہ مقابلے ۱۳، ۱۴ و ۱۵ دسمبر کو نیو کیمپس گراؤنڈ میں ہوں گے۔

(معتمد نشر و اشاعت (سپورٹس)
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کی صد فیصد ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۳ء ہے۔ وقت کی قدر کیجئے اور وقت کے اندر اندر وعدے پورے کر دیجئے۔ جزاکم اللہ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴